خانوادہ عثمانیہ کا کثیر جہتی سلسلہ طریقت

Multidimensional Linkages of Khanwada Usmania with Sufi Order

Mazhar Hussain Bhadroo*
Muhammad Abid Nadeem**

Abstract
All the entities of Khānwādah `Uthmāniah Badāyūn remained to attach with scholars of multilateral religious orders. These personalities of Khānwādah `Uthmāniah Badāyūn gained benefits from the various lineage of religious scholars to deliver the mystical intuitive knowledge of spirituality among all the stratum of sub-continent that has excellent insights until now. Among those prominent religious scholars, Hazrat Usman Haroni, Hazrat Sheikh Shahab-ud-Din Suhrawardy, Hazrat Qutb-ud-Din Badih Madaar, Hazrat Kalim Ullah Jahan Abadi and Mashaikh e Marhara are noteworthy and belong to Chishti, Suhrawardy, and Qadria orders. This adiaphorous approach of Khānwādah `Uthmāniah Badāyūn played an important role in Islamic interpretations and publications as well as for the development of Khankahi Nizam (Islamic Benefice System)
Keyword: Khānwādah `Uthmāniah Badāyūn, Chishti, Suhrawardy, Qadria, Khankahi Nizam

خانوادہ عثمانیہ (بدایوں) کی شخصیات مختلف ادوار میں مختلف شیوخ طریقت سے وابستہ رہی ہیں۔ خانوادہ عثمانیہ کی اس وسیع المشربی نے علوم دینیہ کی ترویج واشاعت اور خانقاہی نظام کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ خانوادہ عثمانیہ کی شخصیات نے مختلف شیوخ اور سلاسل طریقت سے کسب فیض کیا اور برصغیر کے تمام طبقات تک اس فیضان پہنچایا اور علمی وروحانی اعتبار سے اس کے ثمر بار اور دورس نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ ان شیوخ طریقت کا احوال اور معروف سلاسل طریقت جن سے اکثر شیوخ طریقت وابستہ تھے کا تعارف درج کیا جائے گا۔ ان شیوخ طریقت میں حضرت عثمان ہرونی، حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی، حضرت قطب الدین بدیع مدار، حضرت کلیم اللہ جہان آبادی اور مشائخ مارہرہ شامل ہیں۔ جبکہ سلاسل طریقت میں سلسلہ چشتیہ، سلسلہ سہروردیہ اور سلسلہ قادرریہ قابل ذکر ہیں۔ سب سے پہلے سلاسل تصوف کی ابتداء اور پھر شیوخ طریقت خانوادہ عثمانیہ (بدایوں) اور سلاسل کا احوال درج کیا جائے گا تاکہ سلاسل تصوف کی ابتداء سے لے کر خانوادہ عثمانیہ (بدایوں) کے مشائخ تک تسلسل برقرار رہے۔

سلاسل تصوف کی ابتداء:

مشائخ طریقت کے نزدیک سلاسل طریقت کا آغاز حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے یہ باطنی دولت ان چار خلفاء کو عطا کی۔

۱۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ (۳۔۵۰ھ) ۲۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ (۴۔۶۱ھ)

* Ph.D Scholar, Department of Arabic and Islamic Studies, Government College University Lahore.
Email: mazharhussainbhadroo@gmail.com
** Associate Professor, Department of Arabic and Islamic Studies, Govt. College University Lahore.

۳۔ حضرت کمیل بن زیادؒ (م: ۸۲ھ) ۴۔ حضرت خواجہ حسن بصریؒ (۲۱۔۱۱۰ھ)[1]

ان چاروں خلفاء سے چودہ خانوادوں کا آغاز ہوا۔ ان چودہ خانوادوں میں سے پانچ خانوادے حضرت عبدالواحد بن زید (خلیفہ حضرت خواجہ حسن بصری) اور نو خانوادے خواجہ حبیب عجمی کے توسط سے حضرت خواجہ حسن بصریؒ تک پہنچتے ہیں۔

عبدالواحد بن زید سے زیدیان، عیاضیان، ادہمیان، ہبیریان، چشتیان اور خواجہ حبیب عجمی سے حبیبیان، طیفوریان، کرخیان، سقطیان، جنیدیان، گازرونیان، طوسیان، فردوسیان، سہروردیان۔[2]

سلاسل تصوف کی یہ تعداد سینکڑوں تک جا پہنچتی ہے سید علی ہجویری (م: ۴۶۵ھ) نے بارہ سلاسل کا ذکر کیا ہے۔ جن میں سے دو کو مردہ قرار دیا ہے۔ باقی دس گروہ یہ ہیں۔ محاسبہ، طیفوریہ، قصاریہ، نوریہ، تستریہ، حکیمیہ، خفیفیہ، سہیلیہ، جنیدیہ، حرازیہ[3]

ڈاکٹر محمد حسین آزاد نے آئین اکبری کے حوالے سے چودہ سلاسل کا ذکر کیا ہے۔ حبیبیان، طیفوریان، کرخیان، سقطیان، جنیدیان، گازرونیان، طوسیان، فردوسیان، سہروردیان، زیدیان، عیاسیان، ادہمیاں، ہبیریان، چشتیان۔[4]

متذکرہ بالا چودہ خانوادے زیادہ مشہور ہیں۔ اگرچہ ان کی تعداد کہیں زیادہ ہے لطائف اشرفی میں ان کی تعداد ۳۹ لکھی ہے۔

1. ۲۵ سلاسل حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے
2. ۴ سلاسل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے
3. ۳ سلاسل حضرت خضرؑ سے
4. ۳ سلاسل حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے
5. ا سلسلہ حضرت الیاسؑ سے
6. ا سلسلہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے
7. ا سلسلہ حضرت عبیداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے
8. ا سلسلہ اویسیہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔[5]

خلیق احمد نظامی نے تاریخ مشائخ چشت میں ۳۷ سلاسل کا ذکر کیا ہے۔[6]

سلاسل کی مذکورہ بالا تعداد کو اگر دیکھا جائے تو ان کی اثر پذیری کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ تاہم ہر سلسلہ کی مقبولیت اور اثر پذیری کے دائرہ کار کا انحصار اس سلسلے سے وابستہ اہل اللہ کے اخلاص اور جد وجہد میں پوشیدہ ہوتا ہے۔ ہر سلسلہ کے تعلیم و تربیت، بیعت و ارادت اور معاشرتی طور اطوار کسی نہ کسی لحاظ سے مختلف ضرور ہوتے ہیں۔ ہر سلسلے کا اپنا ایک طریقہ تربیت اور فکری نظام ہوتا ہے۔ اس فکری نظام کے تحت خانقاہی نظام چلتا ہے۔ خانقاہی نظام میں رہنے والے صرف اطمینان قلب، روحانی تسکین اور یاد الٰہی کے لئے دنیاوی مصروفیات سے بالاتر ہو کر عبادت و ریاضت سر انجام دیتے ہیں۔ تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کے ساتھ ساتھ اپنے سلسلے کے اخلاقی ضابطے کی بھی تربیت حاصل کرتے

ہیں۔خانقاہی نظام کے زیر اثر تربیت یافتہ نفوس کی زندگیاں خالصتاً اسلامی روایات کی حقیقی عکاس ہوتی ہے۔

برصغیر میں سلاسل تصوف:

برصغیر پاک وہند میں سب سے پہلے سلسلہ چشتیہ کاآغاز ہوا۔خواجہ معین الدین سنجری چشتی پرتھوی راج کے عہد میں برصغیر میں آئے اور اجمیر میں رہ کر سلسلہ چشتیہ کی اشاعت کا کام شروع کیا۔اس کے بعد سلسلہ سہروردیہ بھی برصغیر آپہنچا۔ شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی کوٹ کروڑ(کروڑ لعل عیسن ،لیہ ، پاکستان) میں پیدا ہوئے۔بغداد جاکر شیخ شہاب الدین سہروردی سے خلافت حاصل کی اور واپس ملتان آکر سلسلہ سہروردیہ کی اشاعت کاآغاز کیا۔(شیخ بہاؤالدین زکریاملتانی کے چچازاد بھائی مخدوم عبدالرشید حقانی جوکہ صرف ایک واسطے سے شیخ عبدالقادر جیلانی کے مرید ہیں۔انہوں نے ملتان سے بیس کلو میٹر دلی روڑ پر سلسلہ قادریہ کی خانقاہ قائم کی) سلسلہ سہروردیہ کی خانقاہیں ملتان سے سندھ تک قائم ہوئیں جبکہ سلسلہ چشتیہ کی خانقاہیں پاک پتن سے لکھنؤاور دہلی سے دیوگیر تک قائم ہوئیں۔[7]

سلسلہ فردوسیہ شیخ بدرالدین سمرقندی اور شیخ سیف الدین باخرزری نے قائم کیا۔لیکن اس کادائرہ کار بہار تک محدود رہا۔اس سلسلے کی ترویج واشاعت کاکام شیخ شرف الدین یحییٰ منیری نے سرانجام دیا۔شیخ شرف الدین یحییٰ منیری کے مکتوبات تصوف میں ایک سنگ میل کادرجہ رکھتے ہیں۔پندرہویں صدی کے وسط میں قادری اور شطاری سلسلوں کو فروغ ملا۔قادریہ سلسلہ کو سید محمد غوث گیلانی، مخدوم شیخ عبدالقادر ثانی، سید موسیٰ پاک شہید اور شیخ عبدالحق دہلوی نے عہد مغلیہ میں فروغ دیا۔سلسلہ شطاریہ شاہ عبداللہ شطاری نے قائم کیا۔سید محمد غوث گوالیاری اور شیخ وجیہہ الدین علوی گجراتی نے اسے برصغیر میں فروغ دیا۔جہانگیر کے دور حکومت کے بعد اس کادائرہ کار محدود ہو گیا تھا۔عہد اکبری میں خواجہ باقی اللہ نے ہندوستان میں سلسلہ نقشبندیہ قائم کیا۔شیخ احمد سربندی المعروف مجدد الف ثانی نے اس کی بھرپور اشاعت کی۔ آپ کے خلفاء نے اس کے اثرات چار دانگ عالم پہنچائے۔آپ کی وجہ سے مجددیہ نقشبندیہ کے نام سے معروف ہو گیا۔[8]

مورث اعلیٰ خانوادہ عثمانیہ (بدایوں):

خانوادہ عثمانیہ (بدایوں) کے مورث اعلیٰ علامہ قاضی دانیال قطری، خواجہ عثمان ہرونی کے مرید و خلیفہ تھے۔برصغیر میں سلسلہ چشتیہ کے ناشر خواجہ معین الدین سنجری اجمیری آپ کے برادر طریقت تھے۔ذیل میں سلسلہ چشتیہ کا تعارف اور خواجہ عثمان ہرونی کا احوال درج کریں گے۔

سلسلہ چشتیہ

وجہ تسمیہ:

"چشت" خراسان کے ایک شہر کانام ہے۔وہاں پر اہل اللہ نے روحانی تربیت واصلاح کاایک مرکز بنایا۔مولانا رحیم بخش خلیفہ خواجہ فخرالدین دہلوی کی کتاب "شجرۃ الانوار" کے حوالے سے خلیق احمد نظامی رقمطراز ہیں کہ چشت نام کے دو مقام ہیں ایک شہر خراسان میں ہرات کے قریب واقع ہے اور دوسرا ہندوستان میں ملتان اور اوچ کے درمیان ایک قصبہ ہے خواجگان خراسان والے چشت سے تعلق رکھتے تھے۔[9]

خواجہ ممشاد علی دینوری(۲۹۹ھ/۹۱۱ء)

خواجہ ممشاد علی دینوری اپنے زمانے کے متورع اور کامل اہل اللہ میں سے ایک تھے۔آپ اپنی خانقاہ میں آنے والے سے پوچھتے کہ مسافر ہو یا مقیم۔اگر مقیم ہوتا تو اندر آنے کی اجازت دے دیتے۔مسافر کو کہتے کہ خانقاہ تمہاری جگہ نہیں کیوں کہ جب تم رکو گے مجھے تم سے انس ہو جائے گا اور جب تم روانہ ہوگے تو مجھ سے برداشت نہیں ہوگا۔[10]

خواجہ ابو اسحاق شامی:(۳۲۹ھ/۹۴۰ء)

خواجہ ابو اسحاق شامی پہلے بزرگ ہیں تذکرہ نگاروں نے جن کے نام کے ساتھ چشتی لکھا ہے۔خواجہ ابو اسحاق شام کے رہنے والے تھے وہاں سے چل کر بغداد میں خواجہ ممشاد علی دینوری کی خانقاہ میں حاضر ہوئے۔خواجہ ممشاد علی دینوری نے پوچھا کہ نام کیا ہے۔جواب دیا کہ ابو اسحاق شامی۔تو خواجہ ممشاد علی دینوری نے کہا کہ آج سے لوگ تجھے ابو اسحاق چشتی کہہ کر پکاریں گے۔چشت اور اس کے اطراف کے لوگ تجھ سے ہدایت پائیں گے۔ہر وہ شخص جو تیرے حلقہ ارادت میں شامل ہوگا۔اسے قیامت تک چشتی کہہ کر پکارا جائے گا۔اس کے بعد خواجہ ممشاد علی دینوری نے آپ کو چشت روانہ کیا۔جہاں آپ کی پر خلوص جدوجہد سے سلسلہ چشتیہ کی داغ بیل پڑی۔چشت ایک روحانی مرکز بن کر ابھرا۔[11]

خواجہ ابو اسحاق چشتی نے فقر وفاقہ کی زندگی بسر کی۔ایک دن اپنے مرید ابو احمد ابدال چشتی سے کہنے لگے کہ اے ابو احمد درویشی عرب و عجم کی بادشاہی سے بڑھ کر ہے۔اگر ابو اسحاق کو ملک سلیمان بھی دیں تو خدا کی قسم وہ قبول نہیں کرے گا۔[12]

سلسلہ طریقت:

خواجہ عثمان ہرونی سے لے کر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تک سلسلہ طریقت کچھ یوں ہے۔

1. حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ (م ۴۰ھ،۶۶۱ رمضان المبارک) مدفن نجف عراق
2. خواجہ حسن بصری (م ۱۱۰ھ/۷۲۹ء) مدفن بصرہ، عراق۔
3. خواجہ عبدالواحد بن زید (م:۱۷۷ھ/۷۹۳ء) مدفن بصرہ، عراق
4. خواجہ فضیل بن عیاض (۱۸۷ھ/۸۰۳ء) مدفن جنت المعلیٰ، مکہ
5. حضرت ابراہیم بن ادہم (م ۱۶۱ھ) مدفن جبلہ شام
6. خواجہ حذیفہ مرعشی (م ۲۵۲ھ/۸۶۶) مدفن نامعلوم
7. خواجہ ہبیرہ بصری (م ۲۸۷ھ/۹۰۰ء) مدفن بصرہ، عراق
8. خواجہ ممشاد علی دینوری (م ۲۹۹ھ/۹۱۱ء) مدفن نامعلوم
9. خواجہ ابو اسحاق شامی (م ۳۲۹ھ/۹۴۰ء) مدفن عکہ، شام

10. خواجہ ابواحمد ابدال چشتی (م ۳۵۵ھ/۹۶۷ء) مدفن چشت
11. خواجہ ابو محمد ناصر الدین چشتی (م ۴۱۱ھ/۱۰۲۱ء) مدفن چشت
12. خواجہ ناصر الدین ابویوسف چشتی (م ۴۵۹ھ/۱۰۶۷ء) مدفن چشت
13. خواجہ قطب الدین مودود چشتی (م ۵۲۷ھ/۱۱۳۲ء) مدفن چشت
14. خواجہ حاجی شریف زندنی (م ۶۱۲ھ/۱۲۱۵ء) مدفن ژندن، بخارا
15. خواجہ عثمان ہرونی (۶۱۷ھ/۱۲۲۰ء) مدفن جنت المعلیٰ، مکہ [13]

خواجہ عثمان ہرونی:

خواجہ عثمانی ہرونی کا اصل وطن خراسان تھا۔ نیشاپور کے قریب قصبہ ہرون/ہارون کے رہنے والے تھے۔ آپ نے اپنے وقت کے تمام مشائخ کی صحبت اختیار کی۔ آپ کو ہر فن میں کمال اور قوی تصرف حاصل تھا۔ [14]

خلفاء:

خواجہ عثمان ہرونی کے چار مشہور خلفاء ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں۔

1. خواجہ معین الدین سنجری
2. نجم الدین صغریٰ
3. شیخ سعدی لنکوچی
4. شیخ محمد ترک [15]

وصال:

خواجہ عثمان ہرونی نے عمر کا آخری حصہ مکہ مکرمہ میں بسر کیا۔ چھ شوال ۶۱۷ھ کو وصال ہوا اور مکہ میں مدفون ہوئے۔ [16]

مولانا شیخ مودود سہروردی:

مولانا شیخ مودود سہروردی کا سلسلہ نسب علامہ قاضی دانیال قطری تک کچھ یوں ہے۔ مولانا شیخ مودود سہروردی بن مولانا عبدالشکور بن مولانا شیخ محمد راجی بن مولانا قاضی سعدالدین بن قاضی شمس الحق بن علامہ قاضی دانیال قطری۔ [17] مولانا شیخ مودود سہروردی شیخ شہاب الدین سہروردی کے مرید و خلیفہ تھے۔

ذیل میں سلسلہ سروردیہ کا تعارف اور شیخ شہاب الدین سہروردی کا احوال درج کریں گے۔

سلسلہ سہروردیہ:

سلسلہ سہروردیہ کے بانی شیخ ضیاء الدین ابو نجیب عبدالقاہر سہروردی ہیں۔ جبکہ اس سلسلہ کے دوسرے بانی کے طور پر شیخ شہاب الدین

سہروردی کا نام لیا جاتا ہے۔ لیکن حقیقت ہی ہے کہ سلسلہ سہروردیہ کو چار دانگ عالم جو شہرت ملی اس کے محرک شیخ شہاب الدین سہروردی ہیں۔ لہذا یہ کہنا بجا نہ ہوگا کہ سلسلہ سہروردیہ کے بانی شیخ ابو نجیب عبد القاہر سہروردی ہیں لیکن اس کے فروغ میں سب سے زیادہ کردار شیخ شہاب الدین سہروردی کا ہے۔[18]

سلسلہ طریقت:

شیخ شہاب الدین شہروردی سے لے کر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تک سلسلہ طریقت کچھ یوں ہے۔

1. حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ (م ۴۰ھ، ۶۶۱ رمضان المبارک) مدفن نجف عراق
2. خواجہ حسن بصری (م ۱۱۰ھ/۷۲۹ء) مدفن بصرہ، عراق۔
3. شیخ حبیب عجمی (م ۱۵۶ھ/۷۷۲ء) مدفن بغداد
4. شیخ داؤد طائی (م ۱۶۵ھ/۷۸۱ء) مدفن بغداد
5. شیخ معروف کرخی (م ۲۰۰ھ/۸۱۵ء) مدفن بغداد
6. شیخ سری سقطی (م ۲۵۳ھ/۸۶۷) مدفن بغداد
7. شیخ جنید بغدادی (م ۲۹۷ھ/۹۱۰ء) مدفن بغداد
8. خواجہ ممشاد علی دینوری (م ۲۹۹ھ/۹۱۱ء)
9. خواجہ محمد اسود دینوری (م ۳۴۰ھ/۹۵۱ء) مدفن سمرقند
10. شیخ ابو محمد عمویہ (م ۳۷۳ھ/۹۷۳ء)
11. قاضی وجیہہ الدین (م ۴۶۲ھ/۱۰۷۰ء) مدفن بغداد
12. شیخ ضیاء الدین ابو نجیب عبد القاہر سہروردی (م ۵۶۳ھ) مدفن بغداد
13. شیخ شہاب الدین سہروردی (م ۶۳۲ھ/۱۲۳۴ء) مدفن بغداد[19]

شیخ شہاب الدین سہروردی

نام، لقب، کنیت:

آپ کا نام عمر بن محمد، کنیت ابو حفص اور شہاب الدین کے لقب سے مشہور ہوئے۔ اس کے علاوہ شیخ الشیوخ، شیخ العارفین اور شیخ الاسلام کے القابات سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔[20]

ولادت اور تعلیم و تربیت:

شیخ شہاب الدین سہروردی مولداً سہروردی، موطناً بغدادی، نسلاً بکری اور مذہباً شافعی تھے۔ آپ عراق میں زنجان کے مضافات میں واقع

قصبہ سہرورد میں پیدا ہوئے۔ قبیلہ تمیم کی ذیلی شاخ سے تعلق ہے جو کہ قبیلہ قریش سے ہے۔آپ کی پیدائش اواخر رجب یا اوائل شعبان ۵۳۹ھ میں سہرورد کے مقام پر پیدا ہوئے۔ پھر بغداد میں اپنے چچا شیخ ابو نجیب عبدالقاہر کی صحبت میں رہے اور ان سے تصوف و وعظ میں اکتساب کیا۔ علاوہ ازیں شیخ عبدالقادر جیلانی اور بصرہ میں شیخ ابو محمد بن عبداللہ کی صحبت کا شرف بھی حاصل ہے۔[21]

علمی مقام و مرتبہ:

شیخ شہاب الدین سہروردی نے اپنے چچا شیخ ابو نجیب عبدالقاہر سہروردی کے زیر تربیت تفسیر، حدیث، فقہ، تصوف، ادب اور دیگر علوم متداولہ میں تبحر حاصل کیا۔آپ کو اپنے زمانے کے فقہائے شافعیہ میں شمار کیا جاتا ہے۔آپ اپنے زمانے میں مرجع فتویٰ تھے۔ بلاد اسلامیہ کے مشائخ طریقت اپنے اشکالات سوالات کی صورت میں ارسال کرتے اور آپ ان کے جوابات دیا کرتے تھے۔[22]

وصال:

شیخ شہاب الدین سہروردی کا وصال یکم محرم الحرام ۶۳۲ھ کو بغداد میں خلیفہ مستنصر کے عہد میں ہوا۔[23]

شیخ منہاج الدین عثمانی:

شیخ منہاج الدین عثمانی کا سلسلہ نسب علامہ قاضی دانیال قطری تک یوں ہے کہ شیخ منہاج الدین بن شیخ برہان الدین بن شیخ مجدد الدین بن قاضی شمس الحق عرف رکن الدین بن علامہ قاضی دانیال قطری۔[24]

شیخ منہاج الدین عثمانی کو سید بدیع الدین قطب مدار سے اجازت و خلافت حاصل تھی۔آپ نے اپنے شیخ طریقت کی بہت خدمت کی۔ عوام الناس میں مشہور تھا کہ آپ ہی اپنے شیخ طریقت کے جانشین ہوں گے۔ لیکن شیخ طریقت کے وصال کے وقت آپ وہاں موجود نہ تھے۔ شیخ طریقت نے شیخ محمد جھندہ کو اس نعمت سے سرفراز کیا۔اپنے شیخ طریقت کے وصال کے بعد خانہ نشینی اختیار کرلی۔ ہر وقت ذکر میں مصروف رہتے ایک سو تین سال کی عمر میں ۳ جمادی الثانی ۸۴۵ھ کو وصال ہوا۔ شیوخ عثمانی کے قدیمی قبرستان میں دفن کیے گئے۔[25]

سید بدیع الدین قطب مدار

خاندانی حالات

سید بدیع الدین ہاشمی ہیں اور تعلق سادات بنی فاطمہ سے ہے۔آپ کے والد کا نام سید علی ہے اور والدہ کا نام فاطمہ ثانی ہے۔آپ کی پیدائش حلب میں ہوئی۔آپ کا نام بدیع الدین اور قطب مدار کے لقب سے مشہور ہوئے۔[26]

تعلیم و تربیت:

سید بدیع الدین کی عمر پانچ سال کی ہوئی تو آپ کے والد گرامی نے آپ مولانا حذیفہ شامی کے سپرد کیا۔ بارہ سال کی عمر میں مختلف علوم میں دسترس حاصل کرلی بعد ازاں تفسیر، حدیث اور فقہ میں بھی درجہ کمال کو پہنچے اور محدث مشہور ہوئے۔ چودہ سال کی عمر میں علماء میں شمار کیے جاتے تھے۔[27]

بیعت و خلافت:

سید بدیع الدین تمام علوم پر دسترس حاصل کرنے کے بعد راہ سلوک کی طرف متوجہ ہوئے۔ حضرت طیفور شامی سے سلسلہ بیعت قائم کیا اور خلافت سے سرفراز کیے گئے۔ [28]

ہندوستان آمد:

سید بدیع الدین جب پہلی بار ہندوستان آئے تو گجرات میں کچھ عرصہ قیام کیا۔ دیگر شہروں سے ہوتے ہوئے واپس چلے گئے۔ دوبارہ ہندوستان آئے، اجمیر پہنچے۔ اجمیر سے کالپی چلے گئے۔ کالپی سے جونپور اور جونپور سے ہوتے ہوئے مکن پور پہنچے۔ مکن پور میں ہی مستقل سکونت اختیار کی۔ [29]

خلفاء:

سید بدیع الدین قطب مدار کے خلفاء کے نام درج ذیل ہیں۔

1. خواجہ سید ابو محمد ارغوں
2. سید ابو تراب فصور
3. سید ابو الحسن طیفور
4. قاضی محمود
5. سید اجمل جونپوری
6. قاضی مطہر
7. سید پولاد شمس ثانی چوبدار
8. قاضی شہاب الدین پرکالہ آتش
9. سید صدر الدین
10. شیخ حسین بلخی
11. سید صدر جہاں شیخ آدم صوفی
12. سلطان شہباز
13. سلطان حسن عربی
14. میاں سیف اللہ
15. شیخ فخر الدین

16. عادل شاہ شامل ہیں۔[30]

وصال:

سید بدیع الدین نے ۱۷ جمادی الاول ۸۳۸ھ کو وصال کیا اور مکن پور میں مدفون ہوئے۔[31]

مولانا شاہ محمد عطیف عثمانی:

مولانا شاہ محمد عطیف عثمانی کا سلسلہ نسب بارہ واسطوں سے علامہ قاضی دانیال قطری سے ملتا ہے۔

مولانا شاہ محمد عطیف عثمانی بن مولانا عبد الطیف عثمانی کا شمار بدایوں کے متاخرین اہل اللہ میں ہوتا ہے۔ سلاطین مغلیہ کے آخری عہد میں آپ کے علم و فضل کا شہرہ ہندوستان سے لے کر بخارا و تاتار تک پھیلا ہوا تھا۔ آپ شیخ طریقت کی تلاش میں دہلی پہنچے اور مولانا شاہ کلیم اللہ جہان آبادی سے سلسلہ بیعت قائم کیا۔[32]

مولانا شاہ محمد سعید چشتی عثمانی:

مولانا شاہ محمد سعید چشتی عثمانی مولانا محمد شریف عثمانی کے فرزند اور مولانا محمد شفیع عثمانی استاد اورنگ زیب عالمگیر کے پوتے ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسب بارہ واسطوں سے علامہ قاضی دانیال قطری سے ملتا ہے۔ آپ نے بھی اپنا سلسلہ بیعت مولانا شاہ کلیم اللہ جہان آبادی سے قائم کیا۔[33]

مولانا شاہ کلیم اللہ جہان آبادی:

مولانا شاہ کلیم اللہ جہان آبادی کو سلسلہ چشتیہ نظامیہ میں خاص اہمیت حاصل ہے۔ سلسلہ چشتیہ نظامیہ کی نشاۃ ثانیہ آپ کی کوششوں سے ہوئی اور تبلیغ و اشاعت، اصلاح و تربیت کے ذریعے سلسلہ چشتیہ میں ایک نئی روح پھونک دی۔

سلسلہ طریقت:

مولانا شاہ کلیم اللہ جہان آبادی خواجہ معین الدین اجمیر تک کا سلسلہ طریقت کچھ یوں ہے۔

۱۔ خواجہ معین الدین اجمیری

۲۔ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی

۳۔ خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر

۴۔ خواجہ نظام الدین اولیاء

۵۔ خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی

۶۔ شیخ کمال الدین علامہ

۷۔ شیخ سراج الدین

۸۔ شیخ علم الدین

۹۔ شیخ محمود راجن

۱۰۔ شیخ جمال الدین جمن

۱۱۔ شیخ حسن محمد

۱۳۔ شیخ محمد بن شیخ حسن محمد

۱۴۔ شیخ یحییٰ مدنی

۱۵۔ شیخ مولانا شاہ کلیم اللہ جہان آبادی[34]

ولادت:

مولانا شاہ کلیم اللہ جہان آبادی کی ولادت ۲۴ جمادی الثانی ۱۰۶۰ھ / جون ۱۶۵۰ء شاہ جہان آباد میں ہوئی۔[35]

تعلیم و تربیت:

مولانا شاہ کلیم اللہ جہان آبادی نے بڑی محنت سے اکتساب علم کیا۔ اپنے وقت کے جید اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا۔ جن میں شیخ برہان الدین المعروف شیخ بہلول اور شیخ ابوالرضا الہندی قابل ذکر ہیں۔ شیخ بہلول سید محمد غوث گوالیاری کی اولاد میں سے تھے اور شیخ ابوالرضا الہندی، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے تایا تھے۔[36]

درس و تدریس:

مولانا شاہ کلیم اللہ جہان آبادی نے دہلی میں بازار خانم کو مسکن بنا کر درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ آپ کی علمی شہرت بہت جلد اطراف و اکناف میں پھیل گئی۔ دور دراز سے تشنگان علم آپ کی درسگاہ میں حاضر ہونے لگے۔ آپ کو درس حدیث سے خاص شغف تھا۔ ایک مرتبہ حضرت مظہر جان جاناں آپ کو ملنے کے لئے مدرسے میں آئے تو دیکھا کہ آپ صحیح بخاری کے درس میں مشغول ہیں۔[37]

تصانیف:

مولانا شاہ کلیم اللہ جہان آبادی نے تصانیف کا ایک گراں قدر ذخیرہ چھوڑا جس سے آپ کی تبحر علمی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اگرچہ تصانیف کی تعداد کثیر ہے۔ لیکن جو تصانیف دستیاب ہیں ان کے نام درج ذیل ہے۔

1. قرآن القرآن
2. عشرہ کاملہ
3. سوا السبیل
4. کشکول
5. مرقع

6. تسنیم
7. الہامات کلیمی
8. رسالہ تشریح الافلاک عاملی محشی بالفارسیۃ
9. شرح القانون شامل ہیں۔[38]

وصال:

مولانا کلیم اللہ جہان آبادی کا ۲۶ ربیع الاول ۱۱۴۲ھ /۷ا اکتوبر ۱۷۲۹ء کو وصال ہوا۔ اپنی مسکونہ حویلی جو قلعہ اور جامع مسجد کے درمیان واقع تھی میں مدفون ہوئے۔[39]

مولانا عبدالحمید قادری:

مولانا عبدالحمید قادری بن مولانا شاہ محمد سعید چشتی عثمانی کے چھوٹے فرزند ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسب ۱۳ تیرہ واسطوں سے علامہ قاضی دانیال قطری سے ملتا ہے۔ آپ ۱۷ جمادی الاول ۱۱۵۲ھ /اگست ۱۷۳۹ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کو سلسلہ قادریہ کی خانقاہ مارہرہ سے سید شاہ آلِ احمد اچھے میاں سے اجازت و خلافت حاصل تھی۔ آپ کا انتقال ۱۷ جمادی الاول ۱۲۳۳ھ /مارچ ۱۸۱۸ء میں ہوا۔[40]

سلسلہ قادریہ:

شیخ عبدالقادر جیلانی نے جس وقت سلسلہ قادریہ کی بنیاد رکھی۔ اس وقت تصوف اپنے روحانی وجذباتی اثر کی وجہ سے ہمہ گیر تحریک کی شکل اختیار کر چکا تھا۔ ایک طرف صوفیاء کے مسالک وسعت پذیر ہو رہے تھے۔ دوسری جانب عباس بن العقیل جیسے متجر عالم تصوف کی افادیت سے انکار کر بیٹھے تھے۔ عبداللہ الانصاری الہروی اور ابن الجوزی جیسے علماء تصوف پر نقد کر رہے تھے۔ سب سے سنگین یہ مسئلہ تھا زہد و تصوف کو شریعت سے ہم آہنگ کیسے کیا جائے۔ ان حالات میں شیخ عبدالقادر جیلانی نے فنی اور اصطلاحی پیچیدگیوں سے ہٹ کر تصوف کو واضح اور سادہ اسلوب سے عام فہم بنایا۔ چالیس برس تک وعظ و تبلیغ کر کے یہ ثابت کر دیا کہ تصوف پر صرف اہل خلوت کی اجارہ داری نہیں ہے۔ آپ نے تصوف کو پر اسرار رمزیت (باطنیت، رافضیت) سے نکال کر شریعت کے ساتھ ہم آہنگ کر دیا۔ نتیجۃً سلسلہ قادریہ اشاعت اسلام کی عظیم تحریک بن کر پوری دنیا میں پھیل گیا۔[41]

سلسلہ قادریہ کی بنیاد:

شیخ عبدالقادر جیلانی نے مدرسہ قادریہ (بغداد) میں ایک رباط قائم کی۔ کبھی مدرسے میں اور کبھی رباط میں خطاب فرماتے۔ رباط اس زمانے میں خانقاہ کا درجہ رکھتی تھی۔ شیخ عبدالقادر جیلانی اس خانقاہ میں مریدین کی تربیت کرتے تھے اور ان سے سلوک کی منازل طے کرواتے تھے۔ سلوک کے وہ قواعد و ضوابط جو شیخ عبدالقادر جیلانی نے متعین کیے وہ سلسلہ قادریہ کہ بنیاد بنے۔[42]

سلسلہ قادریہ کے بنیادی اصول اور منہج تربیت:

سلسلہ قادریہ کی بنیاد تین اصولوں پر رکھی گئی ہے۔اطاعت اللہ، اطاعت رسول اللہ اور خدمت مخلوق اللہ۔ شیخ عبدالقادر جیلانی کہتے ہیں کہ میں اس طریقے کو قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہوں جس طریقے پر نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہ اور تابعین عمل پیرا رہے۔[43] سلسلہ قادریہ میں طالبان کو آداب مرشد اور آداب اولیاء سکھائے جاتے ہیں۔ خوددداری کا درس دیا جاتا ہے، علم شریعت، طریقت، حقیقت کے ساتھ علم فقہ کی بھی تعلیم دی جاتی ہے۔ شیخ عبدالقادر جیلانی مریدین کی تربیت کے حوالے سے کہتے ہیں کہ علم فقہ حاصل کرو اور پھر گوشہ نشینی اختیار کرو۔ پہلے فقہ ظاہری حاصل کرو اور پھر فقہ باطنی کی طرف جاؤ کیونکہ علم کے بغیر عبادت، اصلاح سے زیادہ فساد میں مبتلا کر دیتی ہے۔[44]

سلسلہ طریقت:

شیخ عبدالقادر جیلانی سے لے کر حضرت علی المرتضیٰ تک سلسلہ طریقت کچھ یوں ہے۔

1. حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ (م ۴۰ھ، ۶۶۱ رمضان المبارک) مدفن نجف عراق
2. خواجہ حسن بصری (م ۱۱۰ھ/۷۲۹ء) مدفن بصرہ، عراق۔
3. شیخ حبیب عجمی (۱۵۶ھ/۷۷۲ء) مدفن بغداد
4. شیخ داؤد طائی (م ۱۶۵ھ/۷۸۱ء) مدفن بغداد
5. شیخ معروف کرخی (م ۲۰۰ھ/۸۱۵ء) مدفن بغداد
6. شیخ سری سقطی (م ۲۵۳ھ/۸۶۷) مدفن بغداد
7. شیخ جنید بغدادی (م ۲۹۷ھ/۹۱۰ء) مدفن بغداد
8. شیخ ابو بکر شبلی (م ۳۳۴ھ/۹۴۶ء) مدفن بغداد
9. شیخ عبدالواحد تمیمی (م ۴۲۵ھ/۱۰۳۴ء) مدفن بغداد
10. شیخ ابوالفرح طرطوسی (م ۴۴۷ھ/۱۰۵۵ء) مدفن طرطوس
11. شیخ ابوالحسن ہنکاری (م ۴۸۶ھ/۱۰۹۳ء) مدفن بغداد
12. شیخ ابوسعید المخزمی (م ۵۱۳ھ/۱۱۱۹ء) مدفن بغداد
13. شیخ عبدالقادر جیلانی (م ۵۶۱ھ/۱۱۶۶ء) مدفن بغداد[45]

علامہ سید آلِ احمد اچھے میاں مارہروی قادری:

سید آل احمد اچھے میاں جس عہد میں پیدا ہوئے اس عہد میں علم و فضل اور فقر و تصوف کے میدان میں ایسی نابغہ روزگار ہستیاں موجود تھیں

کہ اس عہد کو برصغیر کے زرّیں عہد کا ایک سنہرا باب کہا جاسکتا ہے۔ اس عہد میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اپنے بھائیوں شاہ عبدالقادر محدث دہلوی، شاہ رفیع الدین محدث دہلوی کے ساتھ مدرسہ رحیمیہ کی مسند درس پر جلوہ افروز تھے۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی (م ۱۲۲۵ھ) اور مولانا احمد انوار الحق فرنگی محلی (م ۱۲۳۶ھ) علوم ظاہری و باطنی سے عوام الناس کو مستفید کر رہے تھے۔ دہلی میں علامہ فضل امام خیر آبادی (م ۱۲۴۳ھ) لکھنو میں ملا مبین لکھنوی (م ۱۲۲۵ھ) اور بدایوں میں بحر العلوم ملا محمد علی عثمانی (م ۱۱۹۷ھ) کی مسند درس آباد تھیں۔

سلسلہ طریقت:

علامہ سید آل احمد اچھے میاں مارہروی کا شیخ عبدالقادر جیلانی تک سلسلہ طریقت کچھ یوں ہے۔

۱۔ شیخ عبدالقادر جیلانی

۲۔ شیخ عبدالرزاق جیلانی

۳۔ شیخ صالح ابو نصر

۴۔ شیخ محی الدین نصر

۵۔ شیخ سید علی قادری

۶۔ شیخ سید موسیٰ قادری

۷۔ شیخ سید حسن قادری

۸۔ شیخ سید احمد جیلانی

۹۔ شیخ بہاء الدین شطاری

۱۰۔ سید ابراہیم ایرچی

۱۲۔ شیخ نظام الدین قاری عرف بھکاری

۱۳۔ قاضی ضیاء الدین عرف قاضی جیا

۱۴۔ شیخ جمال اولیاء

۱۵۔ شیخ سید محمد کالپوی

۱۶۔ شیخ سید احمد کالپوی

۱۷۔ شیخ سید فضل اللہ کالپوی

۱۸۔ شیخ سید شاہ برکت اللہ مارہروی

۱۹۔ شیخ سید آل محمد مارہروی

۲۰۔ شیخ سید شاہ حمزہ مارہروی

۲۱۔ علامہ شیخ سید آل احمد اچھے میاں مارہروی[46]

ولادت:

سید آل احمد اچھے میاں مارہروی کی ولادت ۲۸ رمضان المبارک ۱۱۶۰ھ میں مارہرہ، اتر پردیش میں ہوئی۔[47]

تعلیم تربیت و بیعت:

سید آل احمد اچھے میاں نے تمام تر تعلیم و تربیت اپنے والد گرامی سید شاہ حمزہ عینی مارہروی سے حاصل کی۔ جبکہ فن طب حکیم نصر اللہ مارہروی سے حاصل کیا۔ آپ کو اجازت و خلافت بھی اپنے والد گرامی سے حاصل تھی۔[48]

طریقہ ہدایت و اصلاح:

اہل اللہ میں مخلوق خدا سے محبت، رحمت و شفقت اور خیر خواہی کا وصف خاص طور پر پایا جاتا ہے۔ ان کا طریقہ ارشاد و اصلاح بھی علماء کرام سے جدا ہوتا ہے۔ یہ بندوں کی عیب پوشی کرتے ہوئے شفقت بھرے انداز میں اصلاح کرتے ہیں۔ یہی طریقہ سید آل احمد اچھے میاں مارہروی کا بھی تھا۔[49]

تصانیف:

سید آل احمد اچھے میاں مارہروی کی تصانیف کے اسماء درج ذیل ہیں۔

1. آئین احمدی
2. بیاض عمل و معمول دوازدہ ماہی
3. آداب السالکین
4. مثنوی تصوف
5. دیوان شعر فارسی
6. وصیت نامہ شامل ہیں۔[50]

وصال:

سید آل احمد اچھے میاں مارہروی کا وصال ۷ اربیع الاول ۱۲۳۵ء بروز جمعرات کو ہوا۔[51]

خلاصہ کلام:

خانوادہ عثمانیہ (بدایوں) کی شخصیات مختلف ادوار میں مختلف شیوخ طریقت سے وابستہ رہیں۔ خانوادہ عثمانیہ کی شخصیات نے مختلف شیوخ اور سلاسل طریقت سے کسب فیض کیا اور برصغیر کے تمام طبقات تک اس کا فیضان پہنچایا۔ علمی و روحانی اعتبار سے اس کے ثمر بار اور دورس

نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ان شیوخ طریقت میں حضرت عثمان ہرونی، حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی، حضرت قطب الدین بدیع مدار، حضرت کلیم اللہ جہان آبادی اور مشائخ مارہرہ شامل ہیں جبکہ سلاسل طریقت میں سلسلہ چشتیہ، سلسلہ سہروردیہ اور سلسلہ قادریہ شامل ہیں۔ خانوادہ عثمانیہ کی اس وسیع المشربی نے علوم دینیہ کی ترویج واشاعت اور خانقاہی نظام کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

حوالہ جات

1۔ چشتی، عبدالرحمن، شیخ، مراۃ الاسرار، مترجم مولانا کپتان واحد بخش سیال، الفیصل ناشران وتاجران کتب، لاہور، ۲۰۱۶ء، ص ۶۸
2۔ آزاد، محمد حسین، پروفیسر، فیضان قادریہ رزاقیہ، مکتبہ رزاقیہ بغدادی ہاؤس لاہور، ۲۰۰۳ء، ص ۵۹
3۔ ہجویری، سید علی بن عثمان، ابوالحسن، کشف المحجوب، مترجم مفتی غلام معین الدین نعیمی، شبیر برادرز، لاہور، س ن، ص ۱۹۶
4۔ آزاد، محمد حسین، پروفیسر، فیضان قادریہ رزاقیہ، ص ۶۰
5۔ یمنی، نظام الدین، لطائف اشرفی، مترجم حضرت شمس بریلوی، اشرفی انٹرپرائزر کراچی، ۱۹۹۹ء، ج ۱، ص ۳۴۱
6۔ نظامی، خلیق احمد، تاریخ مشائخ چشت، مشتاق بک کارنر، لاہور، س ن، ص ۱۳۵
7۔ ایضاً، ص ۱۵۷
8۔ ایضاً، ص ۱۵۸
9۔ ایضاً، ص ۱۵۹
10۔ عطار، فریدالدین، شیخ، تذکرۃ الاولیاء، الفاروق بک فاؤنڈیشن لاہور، ۱۹۹۷ء، ص ۳۶۵
11۔ نظامی، خلیق احمد، تاریخ مشائخ چشت، ص ۱۶۱
12۔ ایضاً، ص ۱۶۲
13۔ آزاد، محمد حسین، پروفیسر، فیضان قادریہ رزاقیہ، ص ۶۸
14۔ چشتی، عبدالرحمن، شیخ، مرآۃ الاسرار، ص ۵۵۴
15۔ الہدیہ بن شیخ عبدالرحیم، حضرت، مترجم پروفیسر محمد معین الدین دردائی، تذکرہ خواجگان چشت، نفیس اکیڈمی، کراچی ۱۹۷۹ء ص ۱۲۵
16۔ چشتی، عبدالرحمن، شیخ، مرآۃ الاسرار، ص ۵۵۶
17۔ القادری، یعقوب حسین ضیاء، مولانا، اکمل التاریخ، تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۱۳ء، ص ۴۸
18۔ مظہری، عطاء المصطفیٰ، افکار الصدرین، کتاب محل لاہور، ۲۰۱۶ء، ص ۴۴
19۔ آزاد، محمد حسین، پروفیسر، فیضان قادریہ رزاقیہ، ص ۷۰
20۔ مظہری، عطاء المصطفیٰ، افکار الصدرین، ص ۳۴
21۔ سبکی، تاج الدین، امام طبقات شافعیہ الکبری، دار الاحیاء الکتب العربیۃ قاہرہ، مصر، ۱۹۱۸ء ج ۸، ص ۳۳۹
22۔ مظہری، عطاء المصطفیٰ، افکار الصدرین، ص ۳۹
23۔ چشتی، عبدالرحمن، شیخ، مراۃ الاسرار، ص ۶۲۴

24۔ اشرفی، ضیاء علی خاں، مردان خدا، بریلی الیکٹرک پریس، بریلی (یوپی)، ۱۹۹۰ء، ص ۳۰۴
25۔ ایضاً، ص ۳۰۵
26۔ شارب، ظہور الحسن، ڈاکٹر، تذکرہ اولیائے پاک وہند، اکبر بک سیلرز لاہور، ۲۰۰۳ء، ص ۱۵۰
27۔ ایضاً، ص ۱۵۰
28۔ ایضاً، ص ۱۵۰
29۔ ایضاً، ص ۱۵۲
30۔ ایضاً، ص ۱۵۳
31۔ ایضاً، ص ۱۵۲
32۔ القادری، یعقوب حسین ضیاء، مولانا، اکمل التاریخ، ص ۶۵
33۔ ایضاً، ص ۸۲
34۔ مہاروی، امام بخش، خواجہ، مخزن چشت، مترجم میاں نور جہانیاں محمودی مہاروی، ناشر مہاروی چشتیہ رباط، پبلی کیشنز پرانی چشتیاں شریف ضلع بہاونگر، ۲۰۱۹، ص ۹
35۔ القادری، یعقوب حسین ضیاء، مولانا، اکمل التاریخ، ص ۱۴۵
36۔ نظامی، خلیق احمد، تاریخ مشائخ چشت، ص ۳۷۸
37۔ ایضاً، ص ۳۸۴
38۔ ایضاً، ص ۳۸۸
39۔ ایضاً، ص ۴۱۴
40۔ القادری، یعقوب حسین ضیاء، مولانا، اکمل التاریخ، ص ۸۴
41۔ آزاد، محمد حسین، پروفیسر، فیضان قادریہ رزاقیہ، ص ۱۸۰
42۔ ایضاً، ۱۸۵
43۔ جیلانی، عبدالقادر، شیخ، الغنیۃ الطالبین، اردو ترجمہ از سید عبدالدائم الجلالی، مدنی کتب خانہ گنبت روڈ لاہور، س ن، ص ۱۶۳
44۔ جیلانی، عبدالقادر، الفتح الربانی، دار لمعرفۃ بیروت لبنان، ۱۹۸۱ء، ص ۱۷۱
45۔ آزاد، محمد حسین، پروفیسر، فیضان قادریہ رزاقیہ، ص ۶۹
46۔ قادری، غلام شبر قاضی، تذکرہ نوری، مرتب اسید الحق قادری، النوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی، لاہور، ۲۰۱۴ء، ص ۱۳۱
47۔ قادری، اسید الحق، علامہ، تذکرہ شمس مارہرہ، تاج الفحول اکیڈمی، بدایوں ہند، ۲۰۱۳ء، ص ۱۸
48۔ ایضاً، ص ۱۹
49۔ ایضاً، ص ۳۰

50۔ ایضاً، ص ۴۲

51۔ ایضاً، ص ۲۲